

خود اصلاحی

حقوق اللہ	حقوق العباد
<p>شرک</p> <ul style="list-style-type: none"> ● ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کو یاد کرتے رہیں ● اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تمجید کو اپنا معمول بنالیں ● ہر حال میں خدا کا وفادار رہیں 	<p>جھوٹ</p> <ul style="list-style-type: none"> ● خیانت اور نقص عہد سے دور رہیں ● ظلم سے دور رہیں ● بدی اور بدکاری سے دور رہیں

شرک / حقوق اللہ

بیعت کی پہلی شرط یہ ہے کہ ہمیشہ شرک (اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک جاننا) سے اجتناب کریں گی یہ اسلامی اصول کا مرکزی نقطہ ہے اور اسکی اہمیت پر قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر زور دیا گیا ہے۔ ہم سورہ النساء کی آیت نمبر ۴۹ میں دیکھتی ہیں

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا
دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ
فَقَدْ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا ۝٤٩

یقیناً اللہ معاف نہیں کرے گا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ سب کچھ معاف کر دے گا جس کے لئے وہ چاہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو یقیناً اس نے بہت بڑا گناہ افترا کیا ہے۔

یہ جامع آیت بت پرستی سے اجتناب کی اہمیت پر روشنی ڈالتی ہے اور یہ کہ کس طرح ہر گناہ قابل بخشش ہے سوائے شرک کے۔

مندرجہ ذیل حدیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ اپنے پیروکاروں کے درمیان شرک کے پھیلنے سے ڈرتے تھے: “عبیدہ بن ناسی نے ہمیں شدا بن اوس کے متعلق بتایا کہ وہ رو رہے تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے رسول کریم ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں میں سے ایک بات یاد آگئی ہے جس نے مجھے رونے پر مجبور کر دیا ہے۔ میں نے رسول کریم ﷺ سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں شرک کے متعلق ڈرتا ہوں اور میری امت میں ان کی خفیہ خواہشات سے میں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ کی قوم آپ کے بعد شرک میں ملوث ہو جائے گی؟ رسول کریم ﷺ نے جواب دیا ہاں اگرچہ میری قوم سورج، چاند، بتوں اور پتھروں کی پرستش تو نہیں کرے گی لیکن وہ اپنے کردار کے نمود و نمائش سے مرعوب ہو کر اپنی پوشیدہ خواہشات کا شکار ہو جائیں گے۔ ان میں سے کوئی ایک، دن کا آغاز تو روزے سے کرے گا لیکن کوئی خواہش اس کی راہ میں حائل ہو جائے گی اور وہ اپنا روزہ توڑ دے گا اور اپنی خواہش کا گرویدہ ہو جائے گا (مسند و احمد ابن حنبل جلد چہارم صفحہ ۱۲۴ طباعت بیروت)

یہ حدیث شرک کی متنوع اقسام کے متعلق بتاتی ہے جہاں لوگ لفظی طور پر توبت پرستی نہیں کرتے لیکن وہ اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے چلتے ہیں بجائے اسکے کہ وہ خدا کے بتائے ہوئے اصولوں کی پیروی کریں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس نقطے پر بہت زور دیا ہے تو حید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لا الہ الا اللہ کہیں اور دل میں ہزاروں بت جمع ہوں بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر ایسا بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ بت پرست ہے (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحات ۳۴۹-۳۵۰)

حضرت مسیح موعودؑ ہمیں یاد دہانی کرواتے ہیں کہ اس اصول کے ساتھ حقیقی وابستگی صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ اگر ہم تمام امور میں ذہنی طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع ہو جائیں اور یہ امید نہ رکھیں کہ دوسرے ذرائع ہمیں اس پر قائم رکھیں گے۔

شرط بیعت میں سے دوسرے نقاط بھی درج ہیں جو بت پرروشنی ڈالتے ہیں اور یہ کہ کس طرح شرک سے بچا جاسکتا ہے۔

قرآن کریم کی آیات، چند احادیث اور فرمودات حضرت مسیح موعود اور حضور انور اید اللہ تعالیٰ جن میں اس موضوع پر زور دیا گیا ہے پیش ہیں تاکہ اس بات کی تشریح کی جاسکے۔

بحث کا سوال : ہماری روزمرہ کی زندگی میں کس طرح کے اعمال اور خیالات اللہ تعالیٰ کی نظر میں شرک گردانے جاسکتے ہیں؟

۱۔ ہمیشہ خدا کی نعمتوں کو یاد رکھیں

از روئے قرآن کریم
قرآن کریم ہمیں سورہ ابراہیم آیت ۳۵ میں یاد دلاتا ہے

وَأْتِكُمْ مِّنْ كُلِّ مَأْتِمُوهُ ط

وَإِنْ تَعَدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تَحْصُوهَا ط

إِنَّ الْإِنْسَانَ لَضَلُومٌ كَفَّارٌ ع
١٧

اور اس نے ہر چیز میں سے تمہیں دیا جو تم نے اس سے مانگی اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو کبھی ان کا شمار نہ کر سکو گے۔ یقیناً انسان بہت ظلم کرنے والا (اور) بہت ناشکر ہے۔

اس بات کا خیال کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر بے شمار نعمتوں کی بارش برسائی ہے اس لئے یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے شکر کا اظہار کرنے کے لئے ہر وقت اللہ کو یاد رکھیں جیسے کہ ہم سورہ آل عمران آیت ۱۹۲ میں پاتے ہیں۔

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ
جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا
سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩٢﴾

وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں (اور بے ساختہ کہتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے ہر گز یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا پاک ہے تو پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔
ہمیں اس بات سے بھی متنبہ کیا گیا ہے کہ مبادہ اللہ کی وہ نعمتیں جو ہمیں عطا کی گئی ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دیں۔
ہم سورہ المنافقون آیت ۱۰ میں پاتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ
وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ
يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿١٠﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہیں تمہارے اموال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کریں تو یہی ہیں جو گھانا کھانے والے ہیں۔

مختصر اہم سورہ العنکبوت کی آیت ۴۶ میں پاتے ہیں

وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ۔

اور ذکر الہی یقیناً سب سے بڑی نیکی ہے

از روئے حدیث

رسول کریم ﷺ نے ذکر الہی کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث سے ظاہر ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

ذکر الہی کرنے والے اور ذکر الہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے یعنی جو ذکر الہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو

ذکر الہی نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الذکر)

از روئے فرمودات حضور انور ایدہ اللہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تصور کے حوالے سے فرمایا۔ ”ایک اور عہد ہے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد

ادر کھیں گے اور سب سے بڑا احسان تو یہی ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی اگر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان یاد رہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خالص تعلق جوڑنے کی کوشش بھی ہر وقت رہے گی اور آپ کی باتوں پر عمل کرنے کی توجہ

بھی (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ جنوری ۲۰۱۵)

بحث کا سوال: اللہ تعالیٰ کی کن نعمتوں پر ہم روزانہ کی بنیاد پر شکر گزاری کرنے پر غفلت برتتے ہیں؟

۲۔ خدا کی تسبیح اور تمجید

از روئے قرآن کریم۔

ذکر الہی کے ساتھ ہی اس کی تسبیح و تمجید کرنے کا ارشاد ہے جیسا کہ قرآن کریم میں سورہ احزاب آیات ۴۲-۴۳ میں اس کا ذکر ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا
كَثِيرًا ۝٤٢

وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝٤٣

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کیا کرو
اور اسکی تسبیح صبح بھی کرو اور شام کو بھی
اس ہدایت کو پھر سورہ النصر آیت ۴۲ میں نمایاں کیا گیا ہے

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۝٤٤
إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝٤٥

پس اپنے رب کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کرو اور اس سے مغفرت مانگ یقیناً وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے

از روئے حدیث

مندرجہ ذیل حدیث واضح طور پر اس ہدایت کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے
حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر اہم معاملے کا آغاز اگر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کے ساتھ نہ کیا جائے تو وہ
ناقص رہ جاتا ہے (سنن ابن ماجہ)

از فرمودات حضرت مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تمجید کے بارے میں کثرت سے تحریر کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:
اگر انسان غور و فکر سے دیکھے تو اسے معلوم ہو گا کہ واقعی طور پر تمام محامد اور صفات کا مستحق اللہ تعالیٰ ہی ہے
اور کوئی انسان یا مخلوق واقعی اور حقیقی طور پر حمد و ثنا کا مستحق نہیں ہے۔ اگر انسان بغیر کسی قسم کی غرض کی ملونی کے دیکھے تو اس پر بدیہی
اطور پر کھل جاوے گا کہ کوئی شخص جو مستحق حمد قرار پاتا وہ یا تو اس لئے مستحق ہو سکتا ہے کہ کسی ایسے زمانہ میں جبکہ کوئی وجود نہ تھا اور نہ
معلوم تھا کہ وجود اور بقائے وجود اور قیام زندگی کے لئے کیا کیا اسباب ضروری ہیں اس نے وہ سب سامان مہیا کئے ہوں۔۔۔۔۔ اب غور
کر کے دیکھ لو کہ حقیقی طور پر ان تمام محامد کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو کامل طور پر ان صفات سے متصف ہے
اور کسی میں یہ صفات نہیں ہیں۔۔۔۔۔ غرض اولاً بالذات اکمل اور اعلیٰ طور سے خدا تعالیٰ ہی مستحق تعریف ہے اس کے مقابلے میں
کسی دوسرے کا ذاتی طور پر کوئی بھی استحقاق نہیں اگر کسی دوسرے کو استحقاق اس تعریف کا ہے تو صرف طفیلی طور پر ہے
(رونداد جلسہ دعا، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحات ۵۹۷-۶۰۲)

بحث کا سوال

ہمیں اپنی گفتگو اور عبادات میں اللہ تعالیٰ کی کن صفات کو استعمال کرنے کی عادت بنالینی چاہئے تاکہ اس کی حمد ہو سکے؟
۳۔ ہر حالت میں اللہ کے ساتھ وفا کا تعلق رکھیں
از روئے قرآن کریم

ہمیں بتایا گیا ہے کہ بطورت مومن ہمیں اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ وفادار رہنا چاہئے نہ صرف اچھے وقتوں میں بلکہ برے حالات میں بھی۔ اللہ
تعالیٰ مومنوں کے متعلق سورہ البقرہ آیات ۱۵۸، ۱۵۷ فرماتا ہے۔

الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٧﴾

أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٨﴾

ان لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں ہیں اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں

اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ایسا کرنا اس وقت تک مشکل ہے جب تک کہ عاجزی اختیار نہ کی جائے جیسا کہ ہم سورہ البقرہ آیت ۳۶ میں پاتے ہیں

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۗ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ﴿٤٦﴾

اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔

از روئے احادیث

مندرجہ ذیل حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح ہر حالات میں اللہ تعالیٰ میں یقین اہمیت کا حامل ہے: حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ سوار تھا آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے بچے میں تمہیں چند باتیں سکھانی چاہتا ہوں۔ اللہ کو تم اپنے ذہن میں رکھو تم اس کو قریب پاؤ گے جب تمہیں کوئی حاجت ہو تو اللہ سے مانگو؛ اگر تمہیں مدد کی ضرورت تو صرف اسی سے مدد مانگو۔ یاد رکھو کہ اگر ساری دنیا بھی تمہیں نفع پہنچانے کے لئے اکٹھی ہو جائے تو وہ تمہیں کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکتی سوائے اس کے کہ اللہ چاہے اور تمہارے لئے اذن جاری کر دے اور اگر وہ سب تمہیں نقصان پہنچانے کے لئے اکٹھا ہو جائیں تو وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے کہ اللہ اپنا اذن جاری کر دے۔ قلمیں ذخیرہ کر دی گئی ہیں اور سیاہی خشک ہو گئی ہے (سنن الترمذی کتاب صفات القیامہ باب ۵۹)

ایک اور حدیث میں حضرت صہیب بن سنانؓ نے بیان کیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایک مومن کا بھی کیا ہی عجیب حال ہے کہ اس کے لئے ہر بات میں بھلائی ہے اور یہ صرف اسی کے لئے ہے۔ اگر اسے کسی خوشگوار واقعہ کا تجربہ ہو تو وہ اس کے لئے خدا کا شکر گزار ہوتا ہے جو اسکے لئے اچھا ہے۔ اور اگر اسے کسی برے تجربہ سے گزرنا پڑے تو بھی وہ ثابت قدم رہتا ہے اور یہ بھی اس کے لئے اچھا ہے کیونکہ استقامت کے ساتھ بہت اجر ہے (صحیح مسلم کتاب الزہدی)

در اصل ایک حقیقی مومن ہر صورت حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگتا ہے اور اس طرح وہ خدا کی راہ میں درد اور ذلت کے قبول کرنے کے عہد کو بھی پورا کرتا ہے۔

از روئے فرمودات مسیح موعودؑ

مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے پر مسیح موعودؑ نے بھی بہت زور دیا ہے جیسا کہ تحریر فرماتے ہیں:

جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا اور اس سے حل مشکلات چاہتا ہے وہ بشرط کہ دعا کو کمال تک پہنچا دے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔ (ایام الصلح روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۷۲۳)

اپنی ذاتی مثال بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ نے اس بارے میں ہمیں انتہائی قیمتی سبق سکھایا ہے جسے ہمیں کبھی بھولنا نہیں چاہئے وہ تحریر فرماتے ہیں:

جب مجھے حضرت والد صاحب مرحوم کی وفات کی نسبت الہام ہوا تو بشریت کی وجہ سے مجھے خیال آیا کہ بعض وجوہ آمدن حضرت والد صاحب کی زندگی سے وابستہ ہیں نہ معلوم کیا کیا ابتلا ہمیں پیش آئیگا تب اسی وقت یہ دوسرا الہام ہوا

الیس اللہ بکاف عبده یعنی کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں اور اس الہام نے عجیب سکینت اور اطمینان بخشا اور فولادی میخ کی طرح میرے دل میں دھنس گیا۔ پس مجھے اس خدائے عزوجل کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے اپنے اس مبشرانہ الہام ایسے طور سے مجھے سچا کر کے دکھلایا کہ میرے خیال اور گمان میں نہ تھا۔ (کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحات ۱۹۵-۱۹۲ حاشیہ)

بحث کا سوال

مصیبت کے وقت ہمیں ثابت قدم رہنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟ کیونکہ فی الحقیقت یہ ایک مشکل کام ہے۔

جھوٹ۔ / حقوق العباد

جھوٹ سے اجتناب کرنا دوسری شرط بیعت کا حصہ ہے۔ ہم قرآن کریم میں اس بارے میں واضح ہدایات پاتے ہیں۔ اللہ

سورہ البقرہ آیت ۴۳ میں فرماتا ہے۔

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا
الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤٣﴾

اور حق کو باطل سے خلط ملط نہ کرو اور حق کو چھپاؤ نہیں جبکہ تم جانتے ہو۔
اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ہمیں یہ حکم بھی دیتا ہے کہ ہمیں ان لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا چاہئے جو صادقین ہیں جیسا کہ
سورہ التوبہ آیت ۱۱۹ سے ظاہر ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ
الصَّادِقِينَ ﴿١١٩﴾

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اور وہ لوگ جو ساری عمر سچ بولتے ہیں ان سے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ سورہ المائدہ آیت ۱۲۰
میں ہم پاتے ہیں

قَالَ اللَّهُ هَذَا يَوْمٌ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ
 صِدْقُهُمْ ط لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
 الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ط رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ط ذَلِكَ الْفَوْزُ
 الْعَظِيمُ ﴿١٢٠﴾

اللہ نے کہا یہ وہ دن ہے کہ سچوں کو ان کا سچ فائدہ پہنچانے والا ہے ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں ان میں وہ ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہیں اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اسی طرح سورہ النساء آیت ۱۰۸ میں دیکھتے ہیں

وَلَا تَجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ ط
 إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ﴿١٠٨﴾

[
 اور ان لوگوں کی طرف سے بحث نہ کر جو اپنے نفسوں سے خیانت کرتے ہیں یقیناً اللہ سخت خیانت کرنے والے گناہ گار کو پسند نہیں کرتا۔

یہ ایک بہت دلچسپ آیت ہے کیونکہ اس میں خدا نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے ساتھ سچ بولیں اور اپنے آپ کو دھوکہ نہ دیں اگر کوئی اس پر غور و فکر کرے تو اس پر عیاں ہو جائے گا کہ وہ لوگ جو دوسروں کے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں ان کی عادت اتنی پختہ ہو جائے گی کہ وہ اپنے آپ کو بھی دھوکہ دینے لگیں گے۔

رسول کریم ﷺ کی ایک مشہور حدیث ہے جو سچ بولنے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کے متعلق ہے درج ذیل ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف۔ ایک شخص جو سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کی نظر میں وہ صادق شمار ہونے لگتا ہے۔ جھوٹ بدی کی طرف لے جاتا ہے اور بدی آگ کی طرف جو شخص جھوٹ بولتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کی نظر میں کاذب شمار ہونے لگتا ہے (صحیح بخاری)

پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جھوٹ صرف تباہی کی طرف لے جاتا ہے اور چاہئے کہ ہم اس سے ہر حال میں بچیں اگر ہم کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں سکھایا: منجملہ انسان کی طبعی حالتوں کے جو اس کی فطرت کا خاصہ ہے سچائی ہے انسان جب تک کوئی غرض نفسانی اس کی محرک نہ ہو جھوٹ بولنا نہیں چاہتا اور جھوٹ کے اختیار کرنے میں ایک طرح کی نفرت اور قبض اپنے دل میں پاتا ہے (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۰)

یہاں ہمیں یہ یاد دلایا گیا ہے کہ سچ بولنا انسان کی طبعی حالت ہے وہ جب صرف اپنی عبث خواہشات کے پیچھے چلنے لگتا ہے تو وہ جھوٹ بولنے لگتا ہے۔

شرائط بیعت میں سے چند اور نفاذ درج ذیل ہیں جو ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ ہمیں ہر طرح کے جھوٹ سے بچتے رہنا چاہئے۔ قرآن کریم کی آیات، چند احادیث اور فرمودات مسیح موعودؑ اور حضور انوار ایدہ اللہ تعالیٰ جو ان موضوعات کی اہمیت پر زور دیتے ہیں ان تصورات کی تشریح کے لئے پیش ہیں۔

بحث کا سوال: وہ کیا عوامل ہیں جو کسی کو جھوٹ بولنے پر آمادہ کرتے۔

۱۔ خیانت اور عہد توڑنے سے دور رہیں

از روئے قرآن کریم

ان لوگوں کے متعلق جو عہدوں کو توڑتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایسا اس لئے کرتے ہیں کہ وہ خدا سے نہیں ڈرتے۔ ہم سورہ الانفال آیت ۵۷ میں پاتے ہیں:

الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ

عَاهَدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ﴿٥٧﴾

(یعنی) وہ لوگ جن سے تو نے معاہدہ کیا اور وہ ہر بار اپنے عہد کو توڑ دیتے ہیں اور وہ (اللہ سے) ڈرتے نہیں
قرآن کریم ان لوگوں کے لئے جو اپنے عہدوں کو توڑتے ہیں ان کے لئے بہت سزا کا بھی ذکر ہے۔ سورہ الرعد آیت نمبر ۲۶
میں ارشاد ہے

وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ
بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ
بِهِ أَنْ يُؤْصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ
أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝۲۶

اور وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پختگی سے باندھنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اسے قطع کرتے ہیں جسکے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور زمین
میں فساد کرتے پھرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے بدتر گھر ہوگا۔

از روئے حدیث

دیانت داری کے بنیادی اصول کے متعلق نبی کریم ﷺ نے صرف یہ نصیحت فرمائی (جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے): اگر
کوئی شخص تمہیں کوئی چیز حفاظت کے ساتھ رکھنے کے لئے دیتا ہے تو پھر اسے واپس کرو۔ کسی سے بھی بددیانتی نہ کرو خواہ اس نے تم
سے بددیانتی ہی کی ہو (سنن ابوداؤد)

بددیانتی اور عہدوں کو توڑنا نبی کریم ﷺ نے منافقوں کے خواص بتائے ہیں۔ حضور ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا، ”جو کوئی بھی مندرجہ
ذیل چار خواص رکھتا ہے وہ منافق ہوگا: اگر اسے کوئی چیز امانت کے طور پر دی جائے تو وہ اس میں بددیانتی کرے؛ اور جب وہ بولے تو
جھوٹ بولے؛ اگر وہ عہد باندھے تو اسے توڑ دے؛ اور اگر وہ جھگڑا کرے تو گندی زبان استعمال کرے“ (صحیح بخاری۔)

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ”جس شخص نے اپنے عہد کو توڑا اس کا کوئی دین نہیں اور جو شخص اپنے وعدوں کو پورا نہیں کرتا اس کا کوئی
مذہب نہیں“ (مسند احمد بن حنبل)

از روئے فرمودات حضور انوار ایدہ اللہ

ایک خطبہ جمعہ کے دوران حضور انوار ایدہ اللہ نے ہماری اپنی ہی جماعت میں سے ایک مثال پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ عہد کو توڑنا ایک ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کچھ لوگ جو احمدیوں کے ساتھ مل کر کاروبار شروع کرتے ہیں وہ (حضور انور) کو احمدیوں کی عہد شکنی اور بد معاملگی کے متعلق لکھتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں ”پس ایک احمدی اپنے عمل سے جماعت کا امیج یا تصور خراب کر رہا ہوتا ہے ایک غلط تصور قائم کر کے جماعت کی بدنامی کا باعث بن رہا ہوتا ہے اور اس وجہ سے وہ زیادہ گناہگار ٹھہرتا ہے دعویٰ نیکیوں کا ہے اور عمل کچھ اور ہے۔ یہ فکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی تھی،“ حضور انور نے فرمایا کہ لوگوں کو چاہئے کہ وہ حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب ہو کر انہیں بدنام نہ کریں (خطبہ جمعہ ۲۶ اپریل ۲۰۱۳)

بحث کا سوال

دوسروں کے ساتھ کس طرح کے عمل ایسے ہیں جو عہد شکنی کے زمرے میں آتے ہیں؟ اور اس معاملے میں بچوں کے ساتھ کس طرح کے رویے؟

۲۔ ظلم سے دور رہیں

از روئے قرآن کریم

دوسری شرط بیعت بھی ہمیں ظلم سے بچنے کے لئے تاکید کرتی ہے۔ اس سے دیکھا جاسکتا ہے کہ ظلم جھوٹ سے جنم لیتا ہے اور اس کا ارتکاب کبھی بھی راست بازوں اور خوف خدا رکھنے والوں کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم ظالموں کے لئے بہت سخت سزا کا وعدہ کرتا ہے جیسا کہ سورہ الزخرف آیت ۶۶

ارشاد ہے۔

فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ

لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْيَوْمِ ﴿٦٦﴾

پس ان کے اندر ہی سے گروہوں نے اختلاف کیا۔ پس ان لوگوں کے لئے جنہوں نے ظلم کیا ہلاکت ہو دردناک دن کے عذاب کی صورت میں۔

از روئے حدیث

مندرجہ ذیل کی حدیث کی رو سے کسی دوسرے کی جائز جائیداد کو غضب کرنا بہت بڑا ظلم ہے جس کے لئے آخرت میں ایک یقینی ہے۔ سزا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ، ”میں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ سب سے بڑا ظلم کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ کہ سب سے بڑا ظلم یہ کہ کوئی اپنے بھائی کی (جائز) اور قانونی زمین کے ایک ہاتھ برابر حصہ پر غیر قانونی طور پر قبضہ کر لے۔ یوم حساب کو کسی دوسرے کی غضب شدہ جائیداد کا خواہ ایک کنکر بھی ہو گا وہ اسکی گردن میں طوق بنا کر ڈالا جائیگا اور اللہ کے سوا کوئی اور زمین جس کو اس نے پیدا کیا ہے کی گہرائی کو نہیں جانتا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد اول صفحہ ۳۹۶)

از روئے فرمودات حضرت مسیح موعودؑ

ظالموں کے متعلق مسیح موعودؑ سخت الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں:

اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ شخص جو ان لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھتا ہے اور جو خدا کے احکامات کی پرواہ نہیں کرتا یا لوگوں کے حقوق کا خیال نہیں کرتا وہ ظلم کرنے والا اور شریر ہے یا بد خلق ہے اور عباد الرحمن کو دھوکا دینا چاہتا ہے یا ان کے متعلق بد خوئی یا سب و شتم سے کام لیتا ہے یا وہ بھیس بدل کر ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے بیعت کی ہے دھوکے ساتھ شامل ہو جاتا ہے تو ان کا فرض ہے کہ ایسے خطرناک شخص کو دھکے دیں اور اس سے دور رہیں (تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحات ۴۳، ۴۲، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷

از روئے قرآن

دوسری شرط بیعت بدی اور بدکاری سے دور رہنے کی بھی تلقین کرتی ہے۔ یہ برائیاں جھوٹ سے نکلتی ہیں اور انہیں تمام مومنوں کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے ہم سورہ الحجرات آیت نمبر ۸ میں پاتے ہیں

وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ط لَوْ
يُطِيعَكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ
وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ
وَزَيَّنَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ
الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ط أُولَٰئِكَ
هُمُ الرُّشِدُونَ ﴿٨﴾

اور جان لو کہ تم میں اللہ کا رسول موجود ہے۔ اگر وہ تمہاری اکثر باتیں مان لے تو تم ضرور تکلیف میں مبتلا ہو جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہارے لئے ایمان کو محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں سجا دیا ہے اور تمہارے لئے کفر اور بد اعمالی اور نافرمانی سے سخت کراہت پیدا کر دی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔

از روئے حدیث

مندرجہ ذیل حدیث میں رسول کریم ﷺ ایک قسم کی بدی کی مثال دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، ”ایک مومن کو جھڑکنا بدی ہے اور اس سے لڑنا کفر (مسند بن حنبل جلد اول صفحہ ۴۳۹ طبع بیروت)“

عورتوں کے متعلق ہم بالخصوص ذیل کی حدیث پاتی ہیں: رسول کریم ﷺ نے فرمایا بد جہنم میں ہوگا۔ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ بد کون ہیں؟ حضور ﷺ نے جواباً فرمایا، کچھ عورتیں بد ہوتی ہیں۔ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وہ ہماری مائیں بہنیں اور ازواج نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کیوں نہیں؟ لیکن جب ان کو کچھ دیا جاتا ہے تو وہ شکر گزار نہیں ہوتیں اور جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ صبر نہیں دکھاتیں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۴۲۸ طبع بیروت)

از روئے فرمودات مسیح موعودؑ

فاسق اور فاجر کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں:
جب یہ فسق و فجور میں حد سے نکلنے لگے اور خدا کے احکام کی ہتک اور شعائر اللہ سے نفرت ان میں آگئی اور دنیا اور اسکی زیب و وزینت میں ہی گم ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی ہلاک اور چنگیز خاں وغیرہ سے برباد کرایا۔ لکھا ہے کہ اس وقت یہ آسمان سے آواز آتی تھی

اَيُّهَا الْكٰفٰرُ اَقْتُلُوْا الْفٰجِرَ

غرض فاسق و فاجر انسان خدا کی نظر میں کافر سے بھی ذلیل اور قابل نفیرین ہے (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۰۸)

بحث کا سوال

قرآن کریم میں سے ان قوموں کے نام بتائیں جو اپنی انتہائی فسق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی مورد ہوئیں اور ان پر بحث کریں۔

سمیسٹر اول۔ مختصر سوال (کوئز)

۱۔ مندرجہ ذیل میں سے کونسی دو ایسی باتیں ہیں جو سورہ المنافقین (آیت ۱۰) کے مطابق ہمیں ذکر الہی سے غافل رکھنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

۱۔ اولاد اور والدین۔

ب۔ مال اور اولاد

ج۔ جائیداد اور والدین
د۔ مال اور مرتبہ

۲۔ (ایک حدیث کے مطابق) کون سے الفاظ بہترین طریقے سے فرق ظاہر کرتے ہیں اس کے درمیان جو اپنے رب کو یاد کرتا اور جو یاد نہیں کرتا؟

- ا۔ خوش بمقابل مغموم
- ب۔ خوش قسمت بمقابل بد قسمت
- ج۔ زندہ بمقابل مردہ
- د۔ مسلمان بمقابل کافر

۳۔ جیسا کہ سورہ البقرہ میں بتایا گیا ہے ہمیں کیا پڑھتے رہنا چاہیے جب بھی ہمیں کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے؟

- ا۔ اوہ اللہ! میرے گناہ معاف کر
- ب۔ یقیناً ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہم لوٹیں گے۔
- ج۔ مذہب میں کوئی جبر نہیں
- د۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمان اور رحیم ہے۔

۴۔ مدد مانگنے کا سب سے بہترین طریقہ کیا ہے؟

- ا۔ اپنے گھر والوں اور دوستوں سے بات کرنا۔
- ب۔ کونسلنگ (کسی ماہر سے گفتگو کرنا)
- ج۔ صبر اور دعا
- د۔ ہیلپ لائنیں

۵۔ مندرجہ ذیل حدیث کو مکمل کریں:

سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور نیکی۔۔۔۔۔ کی طرف رہنمائی کرتی ہے

- ا۔ اللہ
- ب۔ اطمینان
- ج۔ محبت
- د۔ جنت

۶۔ حضرت مسیح موعودؑ کے مطابق: سچائی۔۔۔ (مندرجہ ذیل میں سے صحیح جواب سے خالی جگہ پر کریں)

۱۔ جسے سکھانے کی ضرورت ہے

ب۔ ایک ایسی چیز ہے جسے اختیار کرنا ممکن ہے سوائے پیغمبروں کے۔

ج۔ ایسی چیز ہے جسے کبھی کبھی استعمال کرنا چاہئے

د۔ انسان کی قدرتی حالت ہے جو اس کی طبعی خاصیت ہے

۷۔ مندرجہ ذیل حدیث کو مکمل کریں۔ اس کا کوئی دین نہیں ہے، اور اس کا کوئی۔۔۔۔۔ نہیں ہے جو اپنے وعدوں کو پورا نہیں کرتا۔

۱۔ جنت

ب۔ اجر۔

ج۔ مذہب

د۔ بچاؤ۔

۸۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سی چیز، ایک حدیث کے مطابق دوسروں کے ساتھ سب سے بڑا ظلم ہے؟

۱۔ دوسروں کی جائز ملکیت (مثلاً زمین) پر غاصبانہ قبضہ کرنا۔

ب۔ دشنام طرازی کرنا۔

ج۔ بزرگوں کو پلٹ کر جواب دینا۔

د۔ بچوں کی بات نہ سننا۔

۹۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس شخص کے متعلق جو حد سے زدہ ظالم اور فاسق ہے کیا ہدایت دی ہے؟

۱۔ اس کے لئے بددعا کریں۔

ب۔ اسے دھکے دیں اور اس سے دور رہیں۔

ج۔ اسے دانائی کے کچھ لفظ سکھائیں۔

د۔ اسے اجتماعات میں شامل ہونے کی دعوت دیں۔

۱۰۔ کس قسم کی عورتوں کو حضرت رسول کریم ﷺ نے فاسق بیان کیا ہے؟

۱۔ وہ جو بناؤ سنگھار کرتی رہتی ہیں۔

ب۔ وہ جو گھر کے کام کاج نہیں کرتیں۔

ج۔ وہ جو ناشکری اور بے صبر ہیں۔
د۔ وہ جو اپنے خاوندوں اور ان کے رشتہ داروں کو پسند نہیں کرتیں۔

جوابات :-

ا: ب، ۲: ج، ۳: ب، ۴: ج، ۵: د، ۶: د، ۷: ج، ۸: ا، ۹: ب، ۱۰: ج
